ہوتا ہے۔ اور مہاراشٹر اور دوسرے صوبوں میں بھی پوزیشن اس سے مختلف نہیں ہے۔ اس کا علاج کیا ہے؟ بات یہ ہے کہ جس ملک میں سیاست گھٹیا پن پر اتر آئے وہاں ہر چیز پر زوال آجاتا ہے۔ قاعدوں، ضابطوں اور اخلاقی قدروں کے فروغ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آج قدروں پر مبنی سیاست کی بات کانوں کو عجیب سی لگتی ہے جب تک ملک میں اعلیٰ درجہ کی لیڈرشپ نہ ابھرے گی۔ اس مرض کا علاج ممکن نہیں۔

ماہ رمضان اور تربیت

الحمدللہ مسلمانانِ ہند بلکہ مسلمانانِ عالم نے ماہ رمضان کو اس کے لوازم کے ساتھ گذارنے کا اہتمام کیا۔ ہماری مراد روزوں کی تکمیل اور رات میں تراویح کی پابندی سے ہے۔ مسلمانوں کی خاصی تعداد ماہ رمضان کی ان برکتوں اور نعمتوں سے بہرہ یاب ہوئی۔ ہاں کچھ ایسے بھی ہیں۔ جنھوں نے یہ مہینہ غفلت میں گذارا۔ ان کے لئے ہم دعائے خیر ہی کرسکتے ہیں۔

ماہ رمضان ہمیں کیا سبق دیتا ہے۔ اس میں بنیادی سبق ایک ہی ہے۔ خداوند تعالیٰ کی اطاعت۔ اس ایک ماہ میں نفس کو امور دین کا پابند بنا کر ہم نے جو کچھ حاصل کیا ہے۔ لازم ہے کہ اگلے گیارہ مہینوں میں بھی اسے برقرار رکھیں۔ ہم خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ اس کے حکم کی پابندی کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ خداوند تعالیٰ ان سب باتوں سے بے نیاز ہے۔ اسے ان میں سے کچھ نہیں پہونچتا۔ مقصود تو ہمارا امتحان لینا ہوتا ہے۔ رضائے الٰہی کے امیدوار کی حیثیت سے ہمیں اس امتحان میں پورا پورا اترنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

کیا ہم نے روزہ میں یہ محسوس کیا کہ ہمارے پڑوسی کا پیٹ بھی بھرا ہے؟ کیا ہم نے عید کے موقعہ پر یہ محسوس کیا کہ جس طرح ہمارے اور ہمارے اہل خانہ کے بدن پر زرق برق یا نئے ملبوسات ہیں۔ آیا قوم کے غریب بچوں کے بدن پر بھی کپڑے ہیں۔ اگر ہم نے ماہ رمضان پانے کے بعد بھی اس راز کو نہیں پایا تو سمجھئے کہ اس ماہ کی سعادتوں میں سے ہمیں پورا حصہ نہیں ملا۔ ہمیں عہد کرنا چاہیئے کہ اگلے برس ماہ رمضان میں ہم یہ سب کچھ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے انشاء اللہ۔